38622 ـ لواطت كا انجام

سوال

لواطت كى سزا كيا ہے، اور كيا فاعل اور مفعول كے مابين كوئى فرق پايا جاتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

لواطت كا جرم سب جرائم سے بڑا، اور سب گناہوں سے سب سے زيادہ قبيح گناہ ہے، اور افعال ميں سے غلط ہے، اس كے مرتكب افراد كو اللہ تعالى نے وہ سزا دى ہے جو كسى اور امت كو نہيں دى، اور يہ جرم فطرتى گراوٹ، اور بصيرت كے اندھے پن، اور عقلى كمزورى، قلت دين پر دلالت كرتا ہے، اور ذلت و پستى كى علامت، اور محرومى كا زينہ ہے، اللہ تعالى سے ہم عافيت و معافى طلب كرتے ہيں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جب لوط (عليہ السلام) نے اپنى قوم كو كہا كيا تم ايسى فحاشى كرتے ہو جو تم سے قبل كسى نے بھى نہي كى، يقينا تم عورتوں كى بجائے مردوں سے شہوت والے كام كرتے ہو، بلكہ تم تو حد سے بڑھى ہوئى قوم ہو، اس كى قوم كا جواب تھا كہ اسے تم اپنى بستى سے نكال باہر كرو يہ پاكباز لوگ بنے پھرتے ہيں، تو ہم نے اسے اور اس كے گھر والوں كو نجات دى، مگر اس كى بيوى پيچھے رہ جانے والوں ميں سے تھى، اور ہم نے ان پر آسمان سے پتھروں كى بارش برسائى، تو آپ ديكھيں كہ مجرموں كا انجام كيا ہوا الاعراف (80 ـ 84).

اور ايك دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان كچھ اس طرح ہے:

تيرى عمر كى قسم يقينا يہ تو اپنى مدہوشى ميں حيران پھرتے ہيں تو انہيں صبح كے وقت ايك چنگاڑ نے پكڑ ليا، اور ہم نے ان كى بستى كا اوپر والا حصہ نيچے كر ديا، اور ہم نے ان پر آسمان سے كنكروں كى بارش برسائى، يقينا اس ميں عقلمندوں كے ليے نشانياں ہيں، اور يہ باقى رہنے والى راہ ہے الحجر (72 ـ 76).

اس کے علاوہ کئی ایک آیات اور بھی ہیں.

ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم جسے قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1456) سنن ابو داود حدیث نمبر (4462) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2561) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور مسند احمد میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ہی سےمروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" قوم لوط جیسا عمل کرنے والے پر اللہ تعالی لعنت فرمائے، اللہ تعالی اس شخص پر لعنت فرمائے جو قوم لوط والا عمل کرتا ہے، یہ تین بار فرمایا"

مسند احمد حدیث نمبر (2915) مسند احمد کی تحقیق میں شیخ شعیب الارناؤط نے اسے حسن قرار دیا ہے.

اور صحابہ کرام کا لوطی عمل کرنے والے کو قتل کرنے پر اجماع ہے، لیکن اسے قتل کرنے کے طریقہ میں اختلاف کیا ہے.

ان میں سے بعض صحابہ کرام تو اسے جلا کر قتل کرنے کے قائل ہیں مثلا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہما، اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا بھی یہی قول ہے، جیسا کہ آگے بیان ہو گا.

اور ان میں سے بعض کی رائے ہے کہ اسے اونچی جگہ سے گرا کر اس پر پتھر برسائے جائیں مثلا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی رائے یہی ہے.

اور بعض صحابہ کرام اسے پتھروں سے رجم کرنے کے قائل ہیں حتی کہ وہ ہلاك ہو جائے، یہ بھی ابن عباس اور علی رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے.

اور ان میں سے بعض کا قول ہے کہ اسے قتل کیا جائیگا چاہے وہ کسی بھی حالت میں ہو، شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ.

اور کچھ کا قول ہے كہ: بلكہ زانی جيسی سزا دی جائيگی، اگر تو شادی شدہ ہے تو اسے رجم كيا جائيگا، اور اگر غير شادی شدہ ہے تو اسے كوڑے مارے جائينگے.

اور بعض كا قول ہے كہ: اسے شديد قسم كی وہ تعزير لگائی جائيگی جسے حكمران مناسب سمجھے.

اس مسئلہ ميں ابن قيم رحمہ اللہ نے تفصيل بيان كرتے ہوئے فقہاء كرام كے دلائل بيان كرنے كے بعد اس كا مناقشہ بھی كيا ہے، اور پہلے قول كی تائيد كی ہے، انہوں نے اس فاحش اور منكر كام كا علاج اپنی كتاب " الجواب الكافی لمن سأل عن الدواء الشافي " ميں تفصيلا بيان كيا ہے، يہاں ہم ان كی كلام كا كچھ حصہ ذكر كرتے ہيں:

" اور جب لواطت سب فساد اور خرابيوں سے زيادہ بڑی تھی تو دنيا و آخرت ميں اس كی سزا بھی سب سزاؤں سے بڑی ہوئی.

اس كی سزا ميں لوگوں كا اختلاف ہے كہ آيا اس كی سزا زنا سے بڑی ہے يا كہ زنا كی سزا بڑی ہے، يا دونوں كی سزا برابر ہے ؟

اس ميں تين قول پائے جاتے ہيں:

ابو بكر صديق اور علی بن ابی طالب، اور خالد بن وليد، اور عبد اللہ بن زبير، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہم، اور امام مالك، اسحاق بن راہويہ، اور امام احمد اصح ترين روايت ميں، اور امام شافعی اپنے ايك قول ميں اس طرف گئے ہيں كہ اس كی سزا زنا سے زيادہ سخت ہے، اور ہر حالت ميں اس كی سزا قتل ہے، چاہے شادی شدہ ہو يا غير شادی شدہ.

اور امام شافعی ظاہر مذہب، اور امام احمد دوسری روايت ميں يہ كہتے ہيں كہ: اس كی سزا اور زانی كی سزا برابر ہے.

اور امام ابو حنيفہ كا كہنا ہے كہ اس كی سزا زانی كی سزا سے كم ہے اور وہ تعزير ہے. "

ابن قيم رحمہ اللہ يہاں تك كہتے ہيں:

" پہلے قول والے جو كہ جمہور امت ہيں، اور كئی ايك نے صحابہ كرام كا اس پر اجماع بيان كيا ہے ان كا كہنا ہے:

خرابيوں اور فساد ميں لواطت سے بڑھ كر كوئی خرابی اور فساد نہيں جو كفر كی خرابی سے ملتی ہے، اور بعض

اوقات تو اس قتل سے بھی بڑھ کر ہے جیسا کہ ہم ان شاء اللہ بیان بھی کرینگے.

ان کا کہنا ہے: اللہ تعالی نے قوم لوط سے قبل کسی بھی قوم کو اس میں مبتلا نہیں کیا، اور نہ ہی انہیں ایسی سزا دی جو کسی اور امت کو نہیں دی گئی، اور ان کو کئی قسم کی سزا دی گئی، جن میں ان کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ ان کے گھروں کو ان پر الٹا کر گرانا، اور انہیں زمین میں دھنسانے کے ساتھ ساتھ آسمان سے پتھروں کی بارش کرنا، اور انہیں کی آنکھوں کو پھوڑ کر رکھ دینا، اور ان کا عذاب مستقل کرنا، تو اللہ تعالی نے ان کا انجام ایسا کیا اور انہیں وہ سزا دی جو کسی اور کو نہیں دی.

یہ اس اس عظیم جرم کی بنا پر تھی جس کی بنا پر قریب تھا کہ زمین پر اس عمل کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے زمین ہلنے لگتی، اور جب فرشتے اس کا مشاہدہ کرتے تو اہل زمین پر عذاب نازل ہونے کےڈر سے وہ آسمان کی طرف بھاگ نکلتے کہ کہیں وہ بھی عذاب سے دوچار نہ ہو جائیں، اور زمین اپنے پروردگار کے سامنے احتجاج کرنے لگتی، اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جاتے.

بدفعلی کیے جانے والے شخص کے لیے بہتر ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے، کیونکہ جب کوئی شخص اس کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے تو اسے وہ ایسا قتل کرتا ہے جس کے ساتھ زندگی کی امید ہی نہی کی جا سکتی، بخلاف اس شخص کے جسے وہ قتل کر دے تو وہ مظلوم اور شہید ہوتا ہے، اس کی دلیل (یعنی لواطت قتل سے بھی بڑی خرابی اور فساد ہے) یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے قاتل کی حد کو مقتول کے ولی کے اختیار میں رکھا ہے چاہے تو وہ اسے معاف کردے، اور چاہے تو اس سے قصاص لے، لیکن لواطت کی حد کو حتمی طور پر قتل ہی قرار دیا ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کا اس پراجماع ہے، اور سنت نبویہ بھی اس کی صراحت کرتی ہے، اور اس کا کوئی مخالف نہیں، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور ان کے خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم نے اس پر عمل بھی کیا ہے.

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ نے عرب کے ایك علاقے میں دیکھا کہ ایك مرد کے ساتھ وہی کچھ کیا جاتا ہے جس طرح عورت کے ساتھ تو انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو خط لکھا، چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا، تو اس کے متعلق ان سب میں زیادہ شدید قول علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کا تھا، وہ کہنے لگے:

ایسا فعل تو صرف ایك امت نے کیا تھا، اور تمہیں علم ہے کہ اللہ تعالی نے ان کے ساتھ کیا سلوك کیا، میری رائے ہے کہ انہیں آگ میں جلا کر راکھ کر دیا جائے، تو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو انہیں جلا کر راکھ کر دینے

كا لكھا.

اور عبد اللہ بن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كا قول ہے:

بستى اور شہر ميں سب سے اونچى عمارت ديكھ كر لواطت كرنے والے شخص كو اس سے گرا كر اوپر سے پتھر برسائے جائينگے.

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما نے اس حد كو قوم لوط كے عذاب سے اخذ كيا ہے.

اور ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما ہى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے يہ روايت كرتے ہيں كہ:

" جسے تم قوم لوط والا عمل كرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں كو قتل كر دو "

اسے اہل سنن نے روايت كيا ہے، اور ابن حبان وغيرہ نے صحيح قرار ديا ہے، ا ور امام احمد رحمہ اللہ نے اس حديث سے حجت اور دليل پكڑى ہے، اور اس كى سند بخارى كى شرط پر ہے.

وہ كہتے ہيں: اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ:

" اللہ تعالى قوم لوط والا عمل كرنے والے پر لعنت كرے، اللہ تعالى قوم لوط والا عمل كرنے والے پر لعنت كرے، اللہ تعالى قوم لوط والا عمل كرنے والے پر لعنت كرے)

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے كسى ايك ہى حديث ميں زانى پر تين بار لعنت نہيں آئى، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كبيرہ گناہوں كے مرتكب افراد پر لعنت تو كى ہے، ليكن ايك بار سے زيادہ سے تجاوز نہيں كيا، اور لواطت كے متعلق تين بار تكرار كے ساتھ لعنت كى ہے.

اور پھر صحابہ كرام نے اس كے قتل پر عمل بھى كيا ہے، اور اس ميں كسى بھى دو صحابيوں كا اختلاف نہيں، بلكہ اسے قتل كرنے كے طريقہ كار ميں ان كا اختلاف پايا جاتا ہے، جسے بعض افراد نے اسے قتل كرنے ميں اختلاف سمجھا ہے، تو اسے صحابہ كرام كے مابين نزاعى مسئلہ بيان كيا ہے، حالانكہ يہ تو ان كے مابين مسئلہ اجماع ہے نہ كہ مسئلہ نزاع.

ان كا كہنا ہے: اور جو كوئى بھى اللہ سبحانہ وتعالى كے درج ذيل فرمان:

اور تم زنا كے قريب بھی نہ جاؤ، كيونكہ يہ فحاشی اور غضب كا باعث ہے، اور برا راستہ ہے .

اور لواطت كے متعلق فرمان باری تعالى:

تو كيا تم ايسا فحش كام كرتے ہو جو تم سے قبل جہان والوں ميں سے كسی نے بھی نہيں كيا .

پر غور و فكر اور تامل كيا تو اس كے سامنے ان دونوں كے مابين فرق واضح ہو جائيگا، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى نے زنا كو نكرہ ذكر كيا ہے، يعنی وہ فحش كاموں ميں سے ايك فحش كام ہے، اور اسے لواطت ميں معرفہ ذكر كيا ہے، جو فحاشی كے تمام معانی كو اپنے اندر جمع كرنے كا فائدہ دے رہا ہے، جيسے آپ كہيں كہ: زيد الرجل، اور نعم الرجل زيد.

يعنی: تم اس خصلت كا ارتكاب كر رہے ہو جس كی فحاشی ہر شخص كے ہاں مقرر ہے، جس ميں اس كی فحاشی اور كمال بيان كرنے كی كوئی ضرورت ہی نہيں رہتی، اس ليے كہ اسم كسی اور كی طرف منصرف نہيں ہو سكتا" .... انتہی

ديكھيں: الجواب الكافی (260 - 263).

اور شيخ الاسلام رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" لواطت كے بارہ ميں بعض علماء كرام كا قول ہے كہ اس كی حد زنا كی حد جيسی ہی ہے، اور اس كے علاوہ اور قول بھی كہا گيا ہے.

ليكن صحيح بات اور جس پر صحابہ كرام كا اتفاق ہے وہ يہ ہے كہ: اوپر اور نيچے والے دونوں كو ہی قتل كر ديا جائيگا، چاہے وہ شادی شدہ ہوں يا غير شادی شدہ، كيونكہ اہل سنن نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روايت كيا ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جسے بھی تم قوم لوط والا عمل كرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں كو قتل كر دو "

اور ابو داود نے كنوارے لواطت كرنے والے شخص كے متعلق ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بيان كيا ہے كہ:

" اسے رجم كيا جائيگا "

اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی اس جیسی روایت بیان کی جاتی ہے، لواطت کرنے والے شخص کو قتل کرنے میں صحابہ کرام کے مابین کوئی اختلاف نہیں، لیکن اسے قتل کرنے کے کئی ایک طریقے بیان کیے ہیں.

چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اسے جلانے کا حکم دیا تھا، اور ان کے علاوہ دوسروں سے قتل کرنے کا بیان کیا جاتا ہے.

اور بعض سے بیان کیا جاتا ہے کہ: اس پر دیوار گرا دی جائیگی حتی کہ وہ ہلاك ہو جائے.

اور ایك قول یہ بھی ہے کہ: انہیں گندی اور بدبودار جگہ پر قید کیا جائیگا حتی کہ وہ مر جائیں.

اور بعض کہتے ہیں:

اسے بستی میں سب سے اونچی دیوار پر چڑھا کر اسے نیچے گرا کر اس پر پتھر برسائے جائینگے، جس طرح اللہ تعالی نے قوم لوط کے ساتھ کیا تھا، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ایك روایت یہی ہے، اور دوسری روایت یہ ہے کہ اسے رجم کیا جائیگا، اکثر سلف کا مسلك یہی ہے.

ان کا کہنا ہے: کیونکہ اللہ تعالی نے قوم لوط کو رجم کیا تھا، اور قوم لوط سے مشابہت میں زانی کو رجم کرنا مشروع کیا ہے، تو اس لیے دونوں کو ہی رجم کیا جائیگا، چاہے وہ آزاد ہوں یا غلام، یا ان میں سے ایك غلام اور دوسرا آزاد ہو، جب دونوں بالغ ہوں تو انہیں رجم کیا جائیگا، اوراگر ان میں سے کوئی ایك نابالغ ہو تو اسے قتل سے کم سزا دی جائیگی، اور صرف بالغ کو ہی رجم کیا جائیگا " انتہی.

ماخوذ از: السیاسۃ الشرعیۃ صفحہ (138).

دوم:

جس کے ساتھ لواطت کی جائے وہ بھی فاعل کی طرح ہی ہے، کیونکہ وہ دونوں فحش کام میں شریك ہیں، تو اس لیے ان کی سزا قتل ہے جیسا کہ حدیث میں بھی وارد ہے، لیکن اس سے دو صورتیں مستثنی ہونگی:

پہلی صورت:

جسے زدکوب کر کے یا قتل وغیرہ کی دھمکی دے کر لواطت کرنے پر مجبور کیا گیا ہو، تو اس پر کوئی حد نہیں.

شرح منتهى الارادات میں درج ہے:

" جس شخص کے ساتھ لواطت کی گئی ہے اگر وہ مکرہ ہو اور اسے قتل کر دینے دھمکی دے کر یا زدکوب کر کے مجبور کیا گیا ہو یا لواطت کرنے والا شخص اس پر غالب آ گیا ہو تو اس پر کوئی حد نہیں " انتہی بتصرف

دیکھیں: شرح منتهى الارادات (3 / 348).

دوسری صورت:

جس کے ساتھ لواطت کی گئی ہے اگر وہ چھوٹا بچہ ہو ابھی بالغ نہیں ہوا تو اس پر کوئی حد نہیں، لیکن اسے تعزیر لگائی جائیگی ادب سکھایا جائیگا جس سے اس عمل کو روکنے میں مدد ملے، جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کلام میں بیان ہو چکا ہے.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ نے " المغنی " میں نقل کیا ہے کہ:

" مجنون اور بچہ جو بالغ نہیں ہوا اسے حد نہ لگانے میں علماء کرام کا کوئی اختلاف نہیں "

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (9 / 62).

واللہ اعلم .